خلافت لائبریری ربوہ



روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۱۶ | بدھ - ۱۶ شعبان - ۱۴۱۵ھ ' ۱۸- صلح ۱۳۷۴ ھش ' ۱۸- جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خدا تعالیٰ کی طرف قدم بڑھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو

تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہو پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کوئی شخص کسی بات پر ناز نہ کرے۔ فطرت انسان سے الگ نہیں ہوا کرتی جس فطرت پر انسان اول قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہیں ہوتا یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے۔

عمر کا اعتبار نہیں۔ ہر شئے پر اپنے دین کو مقدم رکھو زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر اندازہ عمر کا لگایا جاتا تھا مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے۔ دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔ میں اتنی دیر سے اپنی برادری سے الگ ہوں۔ میرا کسی نے کیا بگاڑ دیا۔ خدا تعالیٰ کے مقابل پر کسی کو معبود نہیں بنانا چاہئے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۶۳)

# دعا کی طاقت کا کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دعا ایک ایسی طاقتور چیز ہے کہ دنیا میں اور کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور بھی بہت بڑی بڑی طاقتیں ہیں مثلاً پانی کی طاقت بجلی وغیرہ کی طاقت ہے۔ مگر دعا کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ ایک بزرگ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ جس جگہ رہتے تھے ان کے پڑوس میں ایک بڑا امیر رہتا تھا۔ جو ہر وقت گانے بجانے میں مشغول رہتا۔ جس سے انہیں سخت تکلیف ہوتی۔ ایک دن وہ اس کے پاس گئے اور جا کر کہا کہ دیکھو بھئی میں تمہارا ہمسایہ ہوں۔ اس لئے میرا بھی تم پر حق ہے۔ اول تو تمہیں اس لغو کام سے خود ہی رک جانا چاہئے تھا۔ لیکن اگر ایسا نہیں کیا تو اب میری خاطر ہی اسے ترک کر دو۔ کیونکہ مجھے اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے وہ چونکہ بڑا رئیس اور صاحب رسوخ تھا اس نے کہا تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے۔ ہم کبھی نہیں رکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ اس طرح نہیں رکیں گے تو ہم بھی مجبور ہیں ہم اور طرح سے روکیں گے اس نے کہا کیا تم روکو گے۔ کیا تم میں اتنی طاقت ہے۔ میں ابھی سرکاری گارڈ منگواتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم گارڈ کا بھی مقابلہ کریں گے۔ اس نے کہا تم ان کا کیا مقابلہ کر سکتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ نادان! ہمارا مقابلہ تو توپوں اور بندوقوں سے نہیں ہو گا بلکہ سہام اللیل سے ہو گا۔ لکھا ہے۔ یہ الفاظ انہوں نے کچھ ایسے دردناک لہجہ میں فرمائے کہ اس کی چیخیں نکل گئیں اور بول اٹھا۔ اس کا مقابلہ نہ میں کر سکتا ہوں نہ میرا بادشاہ کر سکتا ہے۔ آئندہ کے لئے میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ کو گانے بجانے کی آواز نہیں سنائی دے گی۔ تو دعا میں وہ طاقت ہے کہ کوئی توپ و تفنگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ تیر زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے آتے ہیں۔ پھر انسانوں کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا انسانوں سے لے کر خود پھینکتا ہے اور خدا کے پھینکے ہوئے کو کوئی روک نہیں سکتا۔ کہتے ہیں کہ زمین میں کشش ہے اس لئے جس قدر بلندی سے کوئی چیز گرے اسی قدر زور سے گرتی ہے۔ خدا تعالیٰ یوں بھی سب بلندیوں سے بلند تر ہے اس لئے اس کے ہاں سے آیا ہوں تیر کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ پہاڑوں کی روکوں اور قلعوں کی دیواروں کو چیرتا اور سب پردوں کو چاک کرتا ہوا منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ پس دعا ہی ایک ایسا

باقی صفحہ ۷ پر

**بہت دعائیں کرتے رہو کہ ان بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## درخواست دعا

○ مکرمہ بشریٰ رفیق صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب کیموتھراپی کا نصف مکمل ہو گیا ہے باقی نصف بھی چند دن ہوئے شروع ہو گیا ہے۔ اپریل ۹۵ء سے ریڈیو تھراپی شروع ہو گی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
نسیم سیفی

## نکاح

○ مکرم ناصر محمود زیروی صاحب ابن مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب کا نکاح عزیزہ محترمہ عظمیٰ بیگ صاحبہ بنت مکرم مرزا شاہد بیگ صاحب (حال جرمنی) سے محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ۱۳- جنوری ۹۵ء کو دارالذکر لاہور میں آٹھ ہزار پانچ صد ڈالر حق مہر پر پڑھا۔

عزیز ناصر محمود زیروی حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کا نواسہ اور محترم صوفی خدا بخش صاحب زیروی کا پوتا ہے اور عزیزہ عظمیٰ بیگ میجر مرزا امیر احمد صاحب کی نواسی اور مرزا اجمل بیگ صاحب کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ لعل محمد صاحب آف اوکاڑہ جو مکرم شیخ طارق محمود صاحب نائب امیر ضلع اوکاڑہ کے والد اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) کے تایا تھے مورخہ ۹۵-۱-۱۰ کو بعارضہ قلب اچانک وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ ۹۵-۱-۱۱ کو آپ کی نماز جنازہ بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد<br>مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>دو روپیہ |
|---|---|---|

۱۸- صلح ۱۳۷۴ ھش ۱۸- جنوری ۱۹۹۵ء


# انقطاع الی اللہ

جب تک کسی بات کو پوری طرح سمجھا نہ جائے۔ اور اس پر صحیح طور پر عمل نہ کیا جائے۔ مطلوبہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ بات کو سمجھ تو لیا لیکن عمل غلط ہو گیا۔ نتیجہ غلط نکلا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمل کرنے کے لئے کوشش تو صحیح طور پر کی گئی لیکن بات کو سمجھا ہی نہیں۔ تو مطلوبہ نتیجہ کسی طرح بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق رکھتی ہیں کہ ان کو آپس میں جوڑے بغیر ہم کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ بات کو سمجھ لیا جائے اور اس پر عمل کرنے کے لئے صحیح راستہ اختیار کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔

انقطاع الی اللہ ہی کو لے لیں۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ انسان اس دنیا کو چھوڑ دے۔ اس سے کوئی تعلق نہ رکھے۔ نہ رشتہ داروں سے تعلق رکھے نہ معاشرے سے۔ نہ اس دنیا کی نعماء کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور وہ اسے اگر پہلے سے حاصل ہوں۔ تو ان سے الگ ہو جائے۔ یہ تو اس کا مطلب نہیں ہے اگر انقطاع الی اللہ کو سمجھا نہ جائے تو یقیناً اس کے جو فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں وہ ہرگز نہیں مل سکتے۔ بعض لوگ اپنی زندگی کو دنیاداری کہہ کر معاشرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں جاکر زندگی بسر کرتے ہیں تاکہ خدا ہی کے ہو جائیں اور یہ دنیا چھوڑ دیں۔ لیکن خدا یہ تو نہیں چاہتا۔ یہ دنیا بھی تو خدا ہی نے بنائی ہے اور بنائی بھی ہمارے لئے ہے۔ بلکہ اس نے تو ہمیں یہاں تک بتا دیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز انسان کے لئے مسخر کر دی گئی ہے۔ جو چیز ہمارے لئے مسخر کر دی گئی ہے۔ اس سے ہم فائدہ کیوں نہ اٹھائیں۔ اسے چھوڑ کیوں دیں۔ اسے چھوڑنے کا مطلب تو یہ ہو گا کہ ہم اس کے مسخر ہو گئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساری دنیا کی چیزیں انسان کے لئے مسخر کر دی گئی ہیں۔ پس جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہو جانے سے مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا چھوڑ دی جائے۔ نہ رشتہ داروں سے تعلق۔ نہ معاشرے سے تعلق۔ نہ کچھ کمایا جائے نہ کچھ خرچ کیا جائے۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں جاکر ایسی زندگی بسر کی جائے کہ دنیا سے قطعی طور پر رابطہ کٹ جائے۔ انہوں نے اس بات کو سمجھا ہی نہیں۔ انقطاع الی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مدنظر رہے اور جو کام بھی ہم کریں اس میں خدا تعالیٰ کا منشاء اور اس کی رضا اور پسندیدگی ہمارا ہدف ہو۔ دنیا کا ہر کام کرتے ہوئے ہم اسے خدا تعالیٰ کی خاطر کر سکتے ہیں۔ دنیا کا ہر کام۔ کھانا' پینا' چلنا' پھرنا' اٹھنا' بیٹھنا' لوگوں سے تعلقات' گھر والوں سے تعلقات' معاشرے سے تعلقات۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ اپنی جگہ پر قائم بھی رہیں اور ان کا رخ خدا تعالیٰ کی طرف بھی موڑ دیا جائے۔ اسی کو انقطاع الی اللہ کہتے ہیں ایسا کرنے سے ہو سکتا ہے کہ انسان کو بعض اوقات بظاہر کوئی نقصان بھی اٹھانا پڑے لیکن چونکہ وہ نقصان بھی خدا تعالیٰ ہی کے لئے اٹھایا جائے گا۔ اس لئے وہ بھی بابرکت ہو گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"بعض کا یہ خیال بھی ہو گا کہ انقطاع الی اللہ کر کے تباہ ہو جاویں۔ مگر یہ سراسر شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ کی راہ میں برباد ہونا آباد ہونا ہے۔ اس کی راہ میں مارا جانا زندہ ہونا ہے۔ کیا دنیا میں ایسی کم مثالیں اور نظیریں ہیں کہ جو لوگ اس کی راہ میں قتل کئے گئے ہلاک کئے گئے ان کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت ذرہ ذرہ زمین میں ملتا ہے۔" ؔ

یہ ہے انقطاع الی اللہ کا ایک رخ۔ دوسرا رخ یہ ہے کہ یہ دنیا بھی قائم رہے اور خدا تعالیٰ سے تعلق بھی بڑھتا رہے۔ دنیا کا ہر کام اگر اس لئے کیا جائے کہ خدا تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے جیسے ایک بہت بڑے بزرگ ولی اللہ کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب تک مجھے خدا تعالیٰ نہیں کہتا میں کھانا نہیں کھاتا۔ میں لباس بھی نہیں پہنتا میں کچھ بھی نہیں کرتا۔ یہ نہیں کہ ہر وقت اور ہر موقع پر خدا تعالیٰ ان سے کہتا تھا کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو۔ لیکن وہ سمجھتے تھے اور خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان سے کیا چاہتا تھا۔ اگر خدا تعالیٰ ان سے چاہتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو قائم رکھیں صحت کو برباد نہ ہونے دیں تو وہ یقیناً وقت پر کھانا کھائیں گے۔ اور کھانا یہ سمجھ کر کھائیں گے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کھانا کھاؤ۔ اسی طرح باقی باتیں۔ تو انقطاع الی اللہ کو سمجھ لینے کی ضرورت ہے اور اس پر صحیح طور پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

---

ہم نے ہچکولوں میں پایا ہے سکونِ زندگی
موجۂ طوفان بھی ہمکو کنارا ہو گیا
ہم وفا کیشوں کا میزان محبت دیکھئے
"ہم اسی کے ہو گئے ہیں جو ہمارا ہو گیا"

ابوالاقبال

---

رہِ وفا میں دل و جاں نثار کرتے ہیں
ہے سُود مند جو ہم کاروبار کرتے ہیں

جنہیں پہنچنا ہے عشق و وفا کی منزل تک
وہ لوگ راہِ جنوں اختیار کرتے ہیں

شُمار کیجئے اپنی نوازشات کہ ہم
تمہاری نذر دِل داغدار کرتے ہیں

بیاں ہو قصّۂ باغِ اِرم بھی اے زاہد
ہم آج تذکرۂ حُسنِ یار کرتے ہیں

جناب شوق سے کرتے رہیں ستم ایجاد
ہم اپنا عہدِ وفا استوار کرتے ہیں

نہیں قبیلۂ اہلِ خرد' ہیں اہلِ جنوں
وہ جن پہ سرِّ نہاں آشکار کرتے ہیں

ڈاکٹر محمود الحسن

---

## چندہ تحریک جدید میں دفاتر کا تعین ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے دفاتر کا تعین ضروری قرار دیا ہے۔ اس لئے عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ ہر رقم کے ساتھ دفتر کا تعین کرنے کے لئے حسب ذیل نشانات استعمال کریں۔

دفتر اول کیلئے I جو ۱۹۳۴ء سے شروع ہوا
دفتر دوم کیلئے II جو ۱۹۴۴ سے شروع ہوا
دفتر سوم کیلئے III جو ۱۹۶۵ء سے شروع ہوا
دفتر چہارم کیلئے IV جو ۱۹۸۵ء سے شروع ہوا

وعدہ کرنے والے فرد سے شمولیت کا سال دریافت کر کے ان کے وعدے کا دفتر متعین کیا جا سکتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی - سویڈن

# محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب

آج (۹۴-۲-۱۴) جمعہ خطبہ کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یہ خبر سنائی کہ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب انتقال فرما گئے ہیں تو بہت دیر تک طبیعت افسردہ رہی۔ حضرت صوفی صاحب اپنے رنگ کے صوفی تھے۔ عالم باعمل۔ اپنی حالت پر مطمئن اور راضی برضا۔ کالج کے زمانہ میں صوفی صاحب استاد بھی تھے اور ہاسٹل کے ٹیوٹر بھی اور کالج کے پراکٹر بھی۔ اس لئے انہیں طلباء کی حرکات وسکنات پر گہری نظر رکھنا پڑتی تھی اس لئے ہم لوگ جو ذرا آزاد طبع اور شاعر منش طلباء سمجھے جاتے تھے ہمیشہ ہی ان کی نوازشات کی زد میں رہتے تھے۔ صوفی صاحب اصلاح احوال کی نہایت منصفانہ کوشش کرتے تھے اور طلباء عموماً کرہاً ان کی باتیں مانتے تھے اس لئے نہایت فاضل استاد ہونے کے باوجود صوفی صاحب طلباء میں سخت گیر استاد سمجھے جاتے تھے مگر ہم لوگ جو ان سے عربی پڑھتے تھے جانتے تھے کہ صوفی صاحب تربیتی معاملات میں سخت مگر سبق کے معاملے میں نہایت نرم دل اور مرنجان مرنج ہیں۔ کلاس میں طلباء سے مزاح سے بھرپور گفتگو فرماتے تھے۔ ہمیں یاد ہے کہ صوفی صاحب عربی عبارت کا ترجمہ کرتے تو بعض مقامات پر لطائف بھی سناتے تھے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ صوفی صاحب کا کپڑے کا تھیلہ جس میں ان کے نوٹس اور کتابیں اور ضروری کاغذات تھے سائیکل پر شہر سے کالج آتے ہوئے رستہ میں کہیں گر گیا۔ جن صاحب کو ملا وہ لے کر کالج کی طرف آرہے تھے کہ ہم دو تین دوستوں سے ان کی مڈبھیڑ ہوئی۔ ہم نے صوفی صاحب کا تھیلہ پہچان لیا۔ ان صاحب سے لے کر ہم نے تجسس میں تھیلے کی تلاشی لی۔ اس میں قلعت الازھار یعنی ایف اے کی عربی کی کتاب تھی۔ اس پر صوفی صاحب نے حاشیہ میں الفاظ کے معانی کے نوٹس لکھے ہوئے تھے اور بعض مقامات پر بعض لطائف کے نوٹس بھی تھے کہ اس مقام پر یہ لطیفہ سنانا ہے۔ ہم نے تھیلہ صوفی صاحب کو دیا تو بہت ممنون ہوئے۔ کلاس میں پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو ہم نے اپنے نوٹس سامنے رکھ لئے کہ صوفی صاحب کس مقام پر کون سا لطیفہ سنائیں گے۔ چنانچہ سبق کا لطف دوبالا ہو گیا۔ صوفی صاحب کلاس میں طلباء کے ساتھ آزادانہ اور بعض اوقات نہایت بے باکانہ گفتگو بھی فرماتے تھے مگر ان کا رعب ایسا تھا کہ طلباء ان کے ساتھ ذرا سی بھی آزادروی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے تھے۔ ہم نے اپنی یادداشتوں کے سلسلے "ذہن کے دریچوں سے خود نمائی" میں قبلہ صوفی صاحب کے ذکر میں لکھا ہے کہ "مکرم صوفی صاحب سے چار سال عربی پڑھنے کے باوجود عربی سے تعلق ختم نہیں ہوا۔ مکرم صوفی صاحب یہ فقرہ پڑھ کر بہت محظوظ ہوئے اس فقرہ کے اندر پوشیدہ مزاح کی داد دی۔

مکرم صوفی صاحب' صرف عربی ہی کے عالم نہیں تھے' سلسلہ کے علمِ کلام سے انہیں خاص شغف تھا اور سلسلہ کے لٹریچر کا بڑا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ ۱۹۵۷ء یا ۱۹۵۸ء میں' بھارت کے جو قونصل جنرل لاہور میں متعین تھے وہ صوفی صاحب کے گورنمنٹ کالج کے زمانہ کے کلاس فیلو تھے۔ ہمیں اپنے قادیان کے ویزے کے سلسلہ میں ان سے ملنا تھا۔ مکرم صوفی صاحب نے ان کے نام رقعہ دیا۔ ہم ان سے ملے۔ ویزا لگ گیا۔ گفتگو کے دوران وہ مکرم صوفی صاحب کی علمیت اور تبحر کی تعریف کرتے رہے۔ انہی سے معلوم ہوا کہ مکرم صوفی صاحب نے آئی سی ایس کا امتحان بھی دیا تھا اور اس میں غالباً پہلی یا دوسری پوزیشن حاصل کی تھی مگر وقف کر کے آگئے اور کبھی اپنے اس مرتبے اور مقام کے بارے میں بھول کر بھی بات نہ کی۔

ہم المنار کے ایڈیٹر مقرر ہوئے تو مکرم صوفی صاحب المنار کے نگران تھے۔ ہم نے کہا کوئی ضروری ہدایت؟ فرمانے لگے "کوئی خاص ہدایت نہیں۔ اللہ نے آپ کو پہلے ہی ہدایت دے رکھی ہے۔ بس اس کی پیروی کریں!۔" مطلب یہ تھا کہ کامن سینس کو کام میں لائیں اور کوئی ایسا مواد شائع نہ کریں جو تہذیب اور معیار سے گرا ہوا ہو۔ پھر صوفی صاحب پر اور ذمہ داریاں آپڑیں تو وہ المنار کی نگرانی سے سبکدوش ہو گئے!۔

ہم تین چار طالب علم جو بی اے آنرز کے طالب علم تھے مکرم صوفی صاحب کے بہت قریب سمجھے جاتے تھے یعنی اسلم صابر صاحب' محمد صدیق صاحب' آفتاب احمد صاحب' مرزا انس احمد صاحب اور خاکسار! قدرت کی ستم ظریفی ہے کہ سوائے ہمارے بی آنرز عربی میں کوئی بھی کامیاب نہ ہوا ہم بھی وہ جنہیں آنرز کی کلاس کا نکما ترین طالب علم سمجھا جاتا تھا۔ مکرم صوفی صاحب سے ملاقات ہوئی تو معانقہ فرمایا۔ ہم نے کہا "ایک شاعر سے معانقہ کر کے کیسا لگ رہا ہے؟" فرمایا "میں نے تو شریف آدمی سمجھ کے معانقہ کیا تھا!۔" اللہ بخشے! اتنا فرما کر خوب خوب ہنسے!۔

## Judgement

Please do not judge my good and bad
Please do not weigh my words and deeds
Please let me see and let me know
How forgiveness from Forgiving proceeds

Whene'er I judge my way of life
Whene'er I see what people do
I look at none for saving grace
I look at You, my Lord, at You.

You know my wrong and faulty ways
You know my stumbling block is me
You know I cannot rise and walk
You know, with me, You have to be.

Then why to judge and then decide
That I have failed my duty test
I cannot tell You what to do
But not to judge, I think, is best.

## پرکھنا

(اے میرے خدا)

مہربانی کر کے میری اچھائیوں اور برائیوں کو تو
نہ پرکھ
مہربانی کر کے میرے قول اور میرے فعل کو
ترازو میں نہ رکھ
مہربانی کر کے مجھے یہ دیکھنے دے
کہ معاف کرنے والے کی طرف سے معافی
کس طرح ملتی ہے
جب میں اپنی زندگی کا تجزیہ کرتا ہوں
جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ لوگ کیا کچھ کرتے
ہیں
تو میں اپنے لئے مہربانی کی صرف یہی صورت
محسوس کرتا ہوں
کہ میں تیری طرف دیکھتا ہوں
میرے آقا! ہاں تیری طرف

تو جانتا ہے کہ میری برائیاں کیا ہیں
اور میرے غلط راستے جن پر میں چلتا ہوں وہ کیا
ہیں
تو جانتا ہے کہ میں ہی اپنی راہ کا روڑا ہوں
میں گر کر اٹھ نہیں سکتا
اور چل نہیں سکتا
تو جانتا ہے کہ تجھے میرے ساتھ ہونا پڑتا
ہے
ایسا ہونے کی صورت میں تو مجھے کیوں پرکھے
اور پرکھنے کے بعد فیصلہ کرے
کہ میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں ناکام رہا
ہوں
میں تو تجھے نہیں کہہ سکتا
کہ تو کیا کرے
لیکن یہ بات ضرور کہوں گا کہ مجھ کو اگر تو نہ
پرکھے تو یہ ایک بہترین بات ہے

صوفی صاحب طبیعت کے نہایت سادہ تھے۔ لباس بھی سادہ مگر صاف ستھرا پہنتے تھے۔ ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے کبھی انہیں ننگے سر دیکھا ہو حالانکہ کالج میں لمبا عرصہ ان کا ساتھ رہا۔ پھر ایک لحاظ سے سے محلہ داری بھی رہی۔ صبح کی نماز کے بعد سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ ان کی سیر پارٹی میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جیسے بزرگ شامل تھے۔ بھائی مسعود احمد خان دہلوی بھی اس سیر پارٹی کے رکن تھے۔ سیر کے دوران لطیف علمی نکات پر بحث جاری رہتی اور بعض اوقات تو کلاس میں اپنی سیر کے دوران اٹھائے گئے کسی نکتہ کو لے بیٹھتے اور سبق وبق دھرا رہ جاتا۔

کالج سے ریٹائر ہونے کے بعد تو جیسے صوفی صاحب کی زندگی رُک گئی۔ کہاں وہ کالج کی ہماہمی' ذمہ داری اور طلباء کو پڑھانے' سکھانے کی مصروفیت کہاں ریٹائر منٹ؟ پھر حضرت امام جماعت الثالث نے انہیں انجمن کے تنظیمی معاملات میں شریک کر لیا اور بہشتی مقبرہ کی اور نظارت تعلیم کی ذمہ داریاں انہیں سونپ دیں۔ مگر لگتا ہے صوفی صاحب کا دل نہیں لگتا تھا۔ وہ انتظامی آدمی نہیں تھے۔ عالِم تھے۔ علم ان کا اوڑھنا بچھونا تھا انتظامی معاملات میں جو قوت فیصلہ درکار ہوتی ہے وہ غالباً ان میں نہیں تھی مگر قوت استدلال انتہا درجہ کی رکھتے تھے اور علمی نکات پیدا کرتے رہتے تھے۔ کئی بار کئی علمی نکات ہمارے سامنے بیان کئے اور ہم استاد کے احترام میں سر ہلاتے رہے

قبلہ صوفی صاحب جامعہ احمدیہ میں پڑھانے پر مامور ہوئے تو ان کی زندگی میں پھر کچھ سکون آگیا۔ مگر درمیان کی بیکاری نے ان کی صحت کو گھن کی طرح کھا لیا تھا۔ جامعہ میں وہ زندہ دلی انہیں دوبارہ نصیب نہ ہوئی جو کالج کے زمانہ میں انہیں میسر تھی۔ پھر صوفی صاحب وکیل التعلیم کی ذمہ داری پر فائز ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر دم تک یہ خدمت نبھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اپنی وضع کے صوفی تھے' اپنی حالت پر مطمئن۔ اور یہ اطمینان ہم نے بہت کم لوگوں میں دیکھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر قاضی منور احمد

# پروفیسر مسعود احمد سرجن سے انٹرویو

**مختصر تعارف:-** پروفیسر مسعود احمد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال لاہور کے شعبہ سرجری کے تقریباً اٹھارہ سال انچارج رہے- اور وہیں سے ریٹائر ہوئے- اس سے قبل وہ ڈو میڈیکل کالج کراچی اور نشتر میڈیکل کالج ملتان میں سرجری کے پروفیسر تھے-

پروفیسر مسعود احمد وہ مایہ ناز سرجن ہیں- جنہوں نے پاکستان میں سب سے پہلے دل کا اپریشن کیا- وہ مشہور زمانہ آئی سپیشلسٹ خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر (ستارہ امتیاز) کے بیٹے اور ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی کے پوتے ہیں- فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کرم الٰہی وارڈ' ان کے دادا کے نام پر ہے-

سوال:- پروفیسر مسعود صاحب آپ ساری عمر اپنے طالب علموں کی ذہنی نشو و نما اور تعلیم کے اعلےٰ معیار کے لئے کوشاں رہے ہیں- اس کے متعلق آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کی کیا سعی رہی ہے-

جواب:- سب سے اہم زندگی کا جزو خدا تعالیٰ کی محبت اور تقویٰ ہے-

خدا تعالیٰ کی محبت' اس لئے کہ وہ انسان کو سبق دیتی ہے- کہ کائنات کی ہر چیز جو خدا تعالیٰ نے تخلیق کی ہے- محبت کے لائق ہے-

اور تقویٰ ان معنوں میں جن معنوں میں حضرت امام جماعت الاول نے تقویٰ کی تعریف فرمائی (Define کیا) کہ صحیح وقت پر صحیح کام- چنانچہ ایک کامیاب استاد وہی ہے جو اپنے شاگردوں سے حقیقی معنوں میں محبت رکھتا ہو- ان کی تربیت اور ذہنی نشو و نما کا اس کے دل میں ہر دم خیال رہے- کالج میں یعنی کلاس روم میں وہ کتنے دھیان سے اپنے سبق پر متوجہ ہوتے ہیں- اور کالج کے بعد بھی فارغ اوقات کیسے گذارتے ہیں-

یہ وہی استاد کر سکتا ہے- جس کے دل میں لگن ہو- جو واقعی مشکل ہے- اگر ان خصوصیات کو اپنا لیا جائے تو خدا تعالیٰ خود ذہن کے بڑے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے- اور انسان کو نئی نئی ترکیبیں سوجھتی ہیں- کہ شاگردوں کی مشکلات کا مداوا کیسے کیا جائے-

نفسیاتی زاویے سے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے- کہ اگر حکم دینے کو معمول بنا لیا جائے تو اس سے شاگردوں کو نفرت ہو جاتی ہے- کسی واقعہ کی اہمیت یا کسی اصول کو طالب علموں میں اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لئے کہانی کے پیرایہ میں بیان کیا جائے- تو اس کا طالب علموں پر زیادہ اثر ہوتا ہے- اور وہ بھولتے نہیں-

مثال کے طور پر Anaphylactic Shock یا آسان الفاظ میں الرجک رد عمل اور اس کے سدباب کے سلسلے میں میں طالب علموں کو بتایا کرتا تھا- کہ کئی دفعہ اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہو سکتے ہیں اور اس ضمن میں ایک مثال دیا کرتا تھا-

کہ ATS کا ٹیکہ لگانے سے بعض اوقات موت واقع ہو سکتی ہے- اگر میں صرف انہی الفاظ پر اکتفا کرتا تو ہو سکتا ہے زیادہ تر شاگردوں کو اس کی اہمیت کا احساس بھی نہ ہوتا- کہ چونکہ ATS کے ٹیکے تو روزمرہ ہزاروں کی تعداد میں لگتے رہتے ہیں- لیکن اس کی اہمیت جتانے کے لئے میں ان کو ایک واقعہ سنایا کرتا تھا کہ تقسیم ہند کے معاً بعد لاہور کے مشہور بیرسٹر فرخ حسین صاحب نے سول سرجن لاہور- ڈاکٹر اجمل حسین صاحب کو بلایا کہ وہ ایک ٹریفک کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں- وہ آکر ان کو دیکھ جائیں- سول سرجن صاحب نے زخم کی مرہم پٹی کرنے کے بعد ان کو ATS کا ٹیکہ لگا دیا- ٹیکہ لگنے کی دیر تھی- کہ فرخ حسین صاحب کی حالت غیر ہونا شروع ہو گئی- ان کا سانس اکھڑنے لگا- انہوں نے ڈاکٹر صاحب کا بازو پکڑ کر کہا کہ "ڈاکٹر تم ہو میرے قاتل" اس کے چند لمحوں بعد ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی-

اس سارے واقعہ میں ڈاکٹر صاحب سے دو کوتاہیاں ہوئیں- پہلی یہ کہ ان کو اس ٹیکہ کا ٹسٹ (Skin Test) کر لینا چاہئے تھا- اور دوسرے یہ کہ رد عمل کی صورت میں ان کے پاس Adrenaline اور Steroids کے ٹیکے موجود ہونے چاہئیں تھے- تاکہ ان کو بروقت لگایا جا سکتا-

اب کوئی شاگرد یہ واقعہ نہیں بھولے گا- اور اس قسم کے ٹیکہ لگانے سے پہلے ہر قسم کی احتیاط کو بروئے کار لائے گا- میڈیکل کالج میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ کلاسوں میں تین تین سو کے لگ بھگ طالب علم ہو گئے-

میں نے یہ معمول بنا لیا کہ اپنے ساتھ پانچ- چھ مریض لے جاتا تھا- اور ساری کلاس کو خود معائنہ Examine کر کے دکھلاتا اور ان سے کہتا کہ جیسے میں یہ امتحان کر رہا ہوں- ایسے ہی تم بھی اپنے جسم کے حصوں کو ٹٹول کر دیکھو اور محسوس کرو کہ نارمل کیا ہے- اس کے بعد ان کو اجازت دیتا تھا- کہ اپنی نگرانی میں مریض کو بغیر تکلیف دیئے ان اعضا کا معائنہ کریں- بعد ازاں لیکچر میں ان کو اکثر کہا کرتا کہ میں آپ سب طالب علموں کو غیر معمولی ذہانت رکھنے والا (Genius) دیکھنا چاہتا ہوں- پھر ان سے پوچھتا کہ آپ لوگوں کو پتہ ہے Genius کی کیا تعریف ہے- جب کسی کو صحیح جواب نہ آتا تو ان کو بتاتا کہ میں نے بہت مطالعے اور کوشش بسیار کے بعد Genius کی یہ تعریف بنائی ہے-

Genius is a person who has an indefatigable capacity for attention to details and he acquires this by the skillfull use of his physical mental, moral and spiritual powers.

"جینئس ایک ایسا شخص ہے- جس میں جزئیات کو کمال توجہ سے پرکھنے کی انتھک صلاحیت موجود ہو- اور یہ اس نے اپنی جسمانی ذہنی' اخلاقی اور روحانی استعداد کو بروئے کار لا کر اپنائی ہوں-" پھر ان سے پوچھتا کہ SKILL یعنی مہارت کے کیا معنی ہیں؟ خود ہی ان کو سمجھاتا- کہ حرکت میں نظم و ضبط یعنی Controlled movements کو Skill کہتے ہیں-

اور پھر ان کو بتاتا کہ قوموں کی تاریخ میں لفظوں کے ہیر پھیر سے بعض بڑے غلط نتائج نکلتے ہیں-

قائداعظم نے کہا تھا Unity, faith, and Discipline اور ڈسپلن کے معنے نظم و ضبط کے کیئے گئے تھے- لیکن ۷۰ء کی دہائی میں پاکستان کی حکومت نے Discipline کے معنی تنظیم کر دیئے- جس سے ملک کے بدخواہوں کو موقع مل گیا- انہوں نے ملک کے ہر ادارے میں' ہر شعبے میں' ہر صنعت میں تنظیمیں قائم کر لیں- اور بجائے اپنے آجر کی بہتری اور ترقی کی سوچ کے جو کہ ہمارے مذہب میں لازمی قرار دی گئی ہے' بغاوت کر کے ملک کا ستیاناس کر دیا- پھر ان کو بتاتا تھا- کہ اس بات کو رد کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہر جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں البغی کہہ کر بتایا ہے کہ بغاوت کرنا منع ہے- اور ہر مشکل مسئلہ کو افہام و تفہیم سے حل کرنا ہے-

ایک اور بات جس کا میں نے کبھی تذکرہ نہیں کیا- لیکن آج کے دور میں وہ ضروری ہے خاص طور پر ان ڈاکٹر صاحبان کے لئے جو بڑے بڑے ہسپتالوں میں کام کرتے ہیں- جتنے میرے شاگرد بلکہ ان کے رشتہ دار بھی جو مجھ سے اپریشن کروانا چاہتے تھے- میں نے ہمیشہ بلامعاوضہ انکا اپریشن کیا ہے- اور کبھی بھی کسی جنرل وارڈ کے مریض سے بھی کسی قسم کا قطعی کوئی معاوضہ نہیں لیا- بلکہ ان کو دکھانے کے لئے کہ خون دینے سے کوئی کمزور نہیں ہو جاتا یا کسی کی جان پہ بن نہیں آتی- میں نے کچھ جنرل وارڈ کے مریضوں کو اپنا خون دیا ہے اور پھر خود ہی ان کا اپریشن کیا- ان ذاتی مثالوں سے طالب علموں پر گہرا اثر ہوتا تھا- میرے گھر کے دروازے میرے شاگردوں کی مدد اور تعلیم کے لئے ہر وقت کھلے رہتے تھے- اس سلسلے میں میں اپنی بیگم اور بچوں کا نہایت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے شاگردوں کے ساتھ عزیزوں جیسا سلوک کیا-

سوال:- آپ کی تعلیم اور پھر بحیثیت سرجن' آپ کی کامیابیوں میں کون سے عوامل ممد رہے ہیں-

جواب:- سب سے بڑا factor عنصر میرا خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ رہا ہے یعنی توکل علی اللہ- اس اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو نہایت اعلیٰ و ارفع ہے- اور اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور مدد کرتا ہے- دوسرے نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات میں مجھے ایک ideal کامل انسان نظر آتا ہے نبی کریمؐ کی ساری زندگی خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی محبت میں گذری اور ان کے کام میں گذری- یہاں تک کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا عبادت کا رنگ اختیار کر گیا- میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ نبی کریم صلعم کے اسوہ حسنہ کو اپناؤں- چنانچہ اس کوشش کی وجہ سے میری طبیعت میں ہمیشہ ایک اطمینان رہا ہے- میری ہر جسمانی حرکت اس سکون کی تابع اور پر معنی ہوتی ہے اور میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ خلق خدا کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچاؤں-

سوال:- آپ کی زندگی میں کن شخصیات کا زیادہ اثر ہے- یعنی کن کن شخصیات سے آپ (inspire) ہوئے فیضیاب ہوئے-

جواب:- اس سلسلے میں سب سے پہلے مجھے اپنے والدین سے فیضان نصیب ہوا (inspire کیا-) خاص طور پر والدہ سے- جو کہ اکثر و بیشتر مجھے (exhort) باور کرواتی رہتی تھیں- کہ مجھے اعلیٰ پایہ کا انسان اور ایک اچھا ڈاکٹر بننا ہے-

میں جب ولایت میں تھا- تو ہر ہفتہ مجھے ان کی طرف سے خط آتا- کہ کہیں میں بھول نہ جاؤں کہ میں نے ولایت سے بڑا سرجن بن کر آنا ہے- ایک دفعہ میں نے انہیں لکھا- کہ میں آج کل ایک سستا اخبار پڑھ رہا ہوں چونکہ میرے پاس پیسے ختم ہو گئے ہیں- انہوں نے فوراً جواب دیا- کہ تمہیں مزید پیسے بھیج رہے ہیں تاکہ تم لندن کا بہترین اخبار پڑھو- میں نے جب London Times لنڈن ٹائمز دوبارہ لگوایا تو مجھے فوراً احساس ہوا کہ اس اخبار کی سوچ اور تحریر باقی اخباروں کی نسبت واقعی بہت بہتر ہے-

دوسرے میں سمجھتا ہوں کہ بچپن میں جو

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ہائے سالانہ ہم نے دیکھے اور سنے ہیں۔ ان کا تمام عمر بہت اثر (Impact) رہا ہے۔ ان دنوں' یہ میں ۲۸ء کے لگ بھگ کی بات کر رہا ہوں۔ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) دیر تک رات گئے تقریر کیا کرتے۔ مائیکرو فون اور لاؤڈ سپیکر بھی نہیں ہوتے تھے۔ لوگ موم بتیاں جلا کر ان کی تقریر کے نوٹس لیا کرتے چونکہ ہم ابھی بچپنے میں تھے۔ ہماری کیفیت سوتے جاگتے کی سی ہوتی تھی کہ میرے کان میں ان کی آواز پڑی کہ "اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت کا تعلق قائم کر لوگے۔ تو خدا تعالیٰ ساری عمر تمہاری نگہداشت کرے گا۔" جیسے ہی میں نے یہ آواز سنی مجھ پر جیسے بجلی بن کر گری اور یہ بات میری روح تک سرایت کر گئی ان کے الفاظ کا آج تک میرے دل پر اثر ہے۔ میں نے اپنی تمام زندگی جو کام کئے ہیں۔ ان کی روح رواں یہی سوچ رہی ہے۔ اب جبکہ میں ۷۵ سال کا ہو گیا ہوں۔ مجھے بار بار خیال آتا ہے۔ کہ بچپن میں سنی ہوئی باتیں۔ کس قدر کارگر ہوتی ہیں۔ مجھے اب اس بات میں کوئی تامل نہیں۔ اگر ہم نے اپنی قوم کو بنانا ہے۔ تو اپنے بچوں کو بچپن میں ہی صحیح باتیں بتائیں اور سکھلائیں۔ اور صحیح تعلیم دیں۔ صحیح تعلیم تو خدا تعالیٰ کا کلام ہی ہے۔ جو کہ سچائی سے بھرا ہوا ہے۔ اور اس میں ان تمام باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں سے انسان نے گذرنا ہوتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انگریزی اور دوسری زبانوں کے علاوہ عربی کی تعلیم بھی لازمی ہونی چاہئے۔ جس سے کہ لوگ اس ابدی سچائی تک پہنچ سکیں۔ نہ کہ مترجموں کے خود ساختہ خیالات سے بہرہ ور ہوں۔

قرآن کریم کی ابدی سچائی کے متعلق میں ولایت میں اپنے ڈاکٹر ساتھیوں کو Con vince کیا کرتا تھا۔ کہ کس طرح آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن کریم نے سورہ مومنون میں بتا دیا کہ "رحم میں کس طرح خلیوں کا Clot بنتا ہے۔ چونکہ چمٹنے کی خاصیت رکھتا ہے۔ جس سے پہلے ہڈیاں بنتی ہیں اور پھر اس پر گوشت پوست چڑھتا ہے" میں ان سے کہا کرتا۔ کہ یہ باتیں سائنسی تحقیق سے اب پتہ چلی ہیں۔ جبکہ قرآن کریم میں چودہ صدی پہلے یہ بات بتا دی گئی تھی۔ بچوں کو بجائے Ta,Ta Hickory Dickory بائی' بائی سکھانے کے ان کی اولین تعلیم میں قرآن مجید شامل ہونا چاہئے۔ خاص کر جو وقت نرسری میں گذرتا ہے۔ اس میں عام قرآن شریف سے اخذ کی ہوئی باتیں سکھانی چاہئیں۔ اور ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی چلتی رہے۔ بجائے اس کے کہ صرف دنیاوی تعلیم پر انحصار ہو۔

میرے خیال میں پہلے ۵/۶ سال میں یہ چیزیں ہونی چاہئیں۔

اس کا تجرباتی پہلو میں بیان کرتا ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے درثمین میں فرمایا ہے کہ۔

برس میں ساتویں جب پیر آیا
تو سر پر تاج قرآں کا سجایا

جن کے متعلق یہ لکھا گیا۔ وہ بعد میں اونچے پایہ کی دانشور اور ادیبہ بنیں۔

میرے اپنے والد صاحب سات سال کی عمر میں پہلی جماعت میں داخل ہوئے۔ بعد میں جب انہوں نے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کی تو اپنے مضمون میں وہ برصغیر ہند میں سب سے اعلیٰ تھے۔ جن سے مشورہ لینے کے لئے لوگ ایران اور افغانستان سے آیا کرتے۔

اس سے ایک بات تو عیاں ہے۔ کہ اگر سات سال کی عمر میں پہلی جماعت میں داخل ہوا جائے۔ تو کوئی اندھیر نہیں آ جاتا۔ اور یہ کہ اگر عمر کے پہلے ۵/۶ سال قرآن کریم کی سچائیوں کو اخذ کرنے میں لگا دیے جائیں۔ تو یہ مہنگا سودا نہیں ہے۔ میری ذہنی (نشوونما) میں میرے اچھے دوستوں کا بھی بہت حصہ ہے۔ اس میں پہلے نمبر پر چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کو سمجھتا ہوں۔ کیونکہ انگلستان میں خاص طور پر جبکہ میری سوچ اور فکر کی عادت بن رہی تھی۔ ان سے اکثر کئی کئی گھنٹوں کی ملاقات کا شرف حاصل ہوتا اور ہم لمبی سیروں پر اکثر اکٹھے جایا کرتے۔ وہ ہر وقت کوئی نہ کوئی تعمیری بات کرتے ایسے ہی ممتاز حسن صاحب' اے ڈی اظہر' سر گورڈن گورڈن ٹیلر' سر مینیج اوگلوی جن کے ساتھ میری ذاتی دوستی تھی میری زندگی کے مختلف شعبوں پر اثر انداز ہوئے۔ یہاں یہ کہنا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان سب احباب کے علاوہ میری سوچ اور میرے کردار پر حضرت امام جماعت الثانی' حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت امام جماعت الرابع کا بھی بہت اثر ہے جن سے میرے ذاتی تعلقات رہے ہیں۔ لیکن اول الذکر احباب کا اثر اس لئے زیادہ ہے کہ ان سے ملاقات کے زیادہ مواقع میسر آتے تھے۔ پھر جو زندگی میں معمولی لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ اکثر اوقات ان کی باتوں کا بھی طبیعت پر اثر ہوتا تھا اور ہوتا ہے مثلاً ایک دفعہ میں نے ایک مالی سے پوچھا کہ مجھے بتاؤ کہ ہم پاکستان کو صحیح کیوں نہیں چلا سکے؟ مالی جو بظاہر لاعلم تھا۔ اس نے جواب دیا کہ "جی پاکستان دا حالی کوئی والی وارث نہیں جمیا۔ کسی نے ایہوں اپنا نئیں سمجھیا۔" جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرنے کی وجہ سے میں ہر شخص سے چاہے امیر ہو یا غریب' چھوٹا ہو یا بڑا بے تکلفی سے بات کرتا ہوں۔

اس ضمن میں حضرت امام جماعت الاول کی سوانح میں سے ایک واقعہ کا میرے دل پر اثر ہوا۔ حضرت امام جماعت الاول ایک دفعہ لکھنؤ میں ایک مشہور عالم طبیب سے ملنے گئے۔ اس کی بیٹھک میں سفید چاندنی بچھی ہوئی تھی۔ اور حکیم صاحب اپنے مصاحبوں کے ساتھ فروکش تھے۔ حضرت امام جماعت الاول نے جاتے ہی زور سے سلام کیا۔ اور اجلی چاندنی پر سے چل کر مصاحبوں کے پاس بیٹھ گئے۔ سفر کی وجہ سے ان کے پاؤں گرد آلود تھے۔ اس لئے اجلی چاندنی پر ان کے پاؤں کے نشان جابجا ثبت ہو گئے۔ سب مصاحبوں نے گھبرا کر ان کی طرف دیکھا۔ اے صاحب کون سے خطے سے تشریف لائے ہیں؟ حضرت امام جماعت اول ان کی پریشانی بھانپ گئے۔ اور فرمایا کہ ایسی بے تکلفیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہیں۔ اس عالم نے جب یہ سنا تو وجد میں چلے گئے۔

بچپن سے ہی مجھے کتب بینی کا شوق تھا۔ اور جو تحریر بھی میسر آتی۔ میں پڑھ لیتا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ کہ مجھے زیادہ تر اچھی تحریریں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ بہت چھوٹی عمر میں میں نے توبتہ النصوح۔ خواجہ حسن نظامی صاحب کا منادی۔ آمنہ کا لال۔ واقعۂ کربلا پیغمبر مطہرہ ساقی رسالہ اور بیشمار رسائل اور اس زمانے کی مشہور کتب پڑھ ڈالی تھیں۔ چونکہ میری والدہ صاحبہ کو کتابیں رسائل پڑھنے کا بہت شوق تھا۔

اس زمانے میں انحطاط کی بڑی وجہ یہ ہے کہ قریباً ساری دنیا میں پیسے کو معبود بنا لیا گیا ہے۔ اس لئے زیادہ تر لوگوں کی سوچ یہ ہو گئی ہے۔ کہ کم سے کم کام کر کے زیادہ سے زیادہ پیسے کمائے جائیں۔

قربانی اور بے لوث خدمت کرنے کا جذبہ جو قوموں کی ترقی کے لئے ایک جزو لاینفک ہے غلط تعلیم اور ماحول کی وجہ سے مفقود ہو گیا ہے۔ اکثر استاد کلاسیں نہیں لیتے۔ اگر کلاسوں میں آتے ہیں۔ تو لیکچر تیار کر کے نہیں آتے۔ اور طالب علموں کو پورا وقت نہیں دیتے۔ یہ صورت حال بالخصوص میڈیکل طلباء کے لئے بہت مایوس کن ہے۔ میڈیکل کالج کے پرانے اساتذہ اور پروفیسر صاحبان خاص طور پر شاکی ہیں۔ ۳۵-۱۹۳۴ء میں جب ہم میڈیکل کالج کے طالب علم تھے۔ اس وقت ہمارے دو میڈیسن کے پروفیسر کرنل ہیوز اور کرنل ہارپر نیلسن تھے۔ کرنل ہیوز شام کے وقت صرف ایک یا دو پرائیویٹ مریض دیکھا کرتے۔ اور باقی ساری شام اگلے دن کے لیکچر کی تیاری میں صرف کرتے۔

سوال:۔ آپ آج کے طالب علموں کو کوئی پیغام دینا پسند کریں گے۔

جواب:۔ طالب علموں کو تو میں ہمیشہ یہی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ وقتی مشکلات سے کبھی نہیں گھبرانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر پورا توکل رکھ کر خوب محنت کریں۔ وہ کبھی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔

---

## آپ کا خط ملا

محترم قیس مینائی صاحب (وفات یافتہ) نے ۱۹۸۹ء میں اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا۔

مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب
چیف ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

امید ہے کہ جناب مکرم بخیر و عافیت ہونگے۔ (جیسا کہ اللہ نے چاہا) الفضل کو آپ نے بہت اونچا کر دیا ہے۔ حالانکہ ابھی بروا کے چکنے چکنے پات والی ضرب المثل ہی ہے۔ مگر (اللہ نے چاہا تو) آپ کی ادارت میں الفضل سچ مچ الفضل ہی ثابت ہوگا۔ آپ نے میرے کتابچوں پر جو تبصرہ فرمایا تھا وہ پرچہ ماہنامہ تحریک جدید کی ایک کاپی چاہئے۔ مینیجر صاحب تحریک جدید کو ذرا فرما دیجئے کہ اس کی ایک کاپی میرے نام بھیجیں۔ وہ نمبر جس میں میرے کتابچوں پر تبصرہ ہے وہ شمارہ ضرور رکھ دیں۔ عنایت ہوگی۔ مجھے شمارہ کا ماہ و سال کچھ یاد نہیں۔ دو ایک سال ہوئے آپ نے تبصرہ فرمایا تھا۔

میرے سلام خاکسار
قیس مینائی نجیب آبادی

1989

کاشف لاج 627/18
فیڈرل بی ایریا سمن آباد

قیس مینائی نجیب آبادی
کاشف لاج 627/18
فیڈرل بی ایریا سمن آباد کراچی ۳۸

---

بہار بھی درختوں کے اندر سے پیدا ہوتی ہے اور خزاں بھی ان کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ پس اپنے اندر بہار پیدا کریں وہ بن جائیں جن کا ذکر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے کہ

اک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں
مولا کے یار ہوویں عشق پر نثار ہوویں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# گروزنی پر روسیوں کے حملے

۳ سال قبل آزادی کا اعلان کرنے والی روسی مسلمان ریاست چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں روسی افواج اور چیچنین افواج کے درمیان سخت جنگ جاری ہے۔ اور چیچنین افواج بڑی شدت سے اپنا دفاع کر رہی ہیں۔ روسی افواج کا ہدف صدارتی محل اور اس کے سامنے واقع پارلیمنٹ کی عمارت ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ گذشتہ روز روسی فوجی پارلیمنٹ کی عمارت میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن پارلیمنٹ میں موجود چیچنین افواج نے ان کو باہر نکالنے میں کامیابی حاصل کرلی۔

ماسکو میں روسی حکومت کو امید ہے کہ چیچنین افواج کی زبردست مدافعت کے باوجود وہ جلد گروزنی پر قبضہ کرلیں گے۔ روسی اس کوشش میں ہیں کہ چیچنین افواج سے بات چیت کرکے اس مسئلے کا حل تلاش کر لیا جائے اور روسی افواج کو ہدایت کی گئی ہے کہ چیچنین فوجیوں سے بات چیت کی جائے لیکن ان کو کسی قسم کی مراعات نہ دی جائیں بلکہ ان کو ہتھیار ڈالنے پر آمادہ کیا جائے۔ لیکن قرائن بتاتے ہیں کہ چیچنین فوجیوں کو ہتھیار ڈالنے پر آمادہ نہیں کیا جاسکے گا۔

اگر گروزنی پر روس کا قبضہ ہو بھی جائے تو روس اور چیچنین کے درمیان نفرت کی جو خلیج اس جنگ کے نتیجے میں حائل ہو گئی ہے اس کو دور کرنا ایک لمبے عرصے تک ممکن نہ ہو گا۔

☆○☆

## تاجکستان میں خانہ جنگی

چند سال قبل ١٩٩٢ء میں کمیونسٹ نواز عناصر نے تاجکستان کی مسلم اور جمہوریت اور نواز حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔ جس کے بعد ان مسلم عناصر نے ایران کی حمایت سے حکومت کے خلاف خانہ جنگی شروع کر دی تھی۔ اس جنگ میں تین سال کے لگ بھگ عرصہ میں ٥٠ ہزار افراد ہلاک اور ٥ لاکھ بے گھر ہو چکے ہیں۔ تاجک حکومت کا دفاع کرنے کے لئے روس نے اپنی ٢٥ ہزار فوج تاجکستان بھیجی تھی۔ اس کے بعد تاجک حکومت نے اپوزیشن مسلم گروپوں کے ساتھ بات چیت کی اور بالاخر امن کا ایک منصوبہ طے پا گیا۔ جس کے بعد بات چیت میں مزید پیش رفت ہوئی اور ملک میں عام انتخابات کرانے پر اتفاق رائے ہو گیا۔ لیکن تاجکستان میں صدارتی انتخابات ابھی تک وجہ نزاع بنا ہوا ہے۔

اس وت جو جنگ بندی جاری ہے اس کی معیاد فروری میں ختم ہونے والی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ اس معیاد کے اختتام سے پہلے کوئی معین سمجھوتہ طے پا جائے۔

روس کو جس کی افواج تاجکستان میں موجود ہیں اس سے دلچسپی ہے کہ یہاں پر جنگ ختم ہو جائے تاکہ وہ چیچنیا میں اپنی جنگ پر پوری توجہ دے سکے خطرہ ہے کہ اگر تاجکستان کی جنگ ختم نہ ہوئی تو وہ ہمسایہ ملک ازبکستان تک پھیل جائے گی۔ ایران نے وسط ایشیا کی ریاستوں سے قریبی تعلقات قائم کئے ہیں۔ اور ان ممالک میں گڑبڑ کا ذمہ دار بھی اسی کو قرار دیا جاتا ہے۔

☆○☆

## پاکستانی ہائی کمیشن کے افراد کی تعداد میں کمی

بی بی سی نے بتایا ہے کہ بھارت نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کے ہائی کمیشن دہلی کے عملہ میں ١٥۔ افراد کی کمی کر دی جائے پاکستانی حکومت اس اطلاع پر غور کر رہی ہے اور اس بارے میں تفصیلات اکٹھی کر رہی ہے۔ جس کے بعد حکومت اپنے رد عمل سے آگاہ کرے گی۔ گذشتہ ماہ کراچی میں بھارت کا قونصل خانہ بند کیا گیا اور اس کے عملہ کے ٣٠۔ افراد کو ملک سے باہر جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کا یہ اقدام کراچی کے قونصل خانہ کی بندش کا جوابی اقدام ہو سکتا ہے۔

☆○☆

## امریکی وزیر دفاع کا دورۂ بھارت

امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے اپنے دورۂ بھارت کو تاریخی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے۔ اس بارے میں ایک بھارتی صحافی کا یہ کہنا ہے کہ اگرچہ بھارت اور امریکہ میں جس دفاعی تعاون کے سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں اس میں کوئی تاریخی اہمیت کی بات نہیں۔ اس میں دونوں ملکوں کی افواج کے درمیان باہمی مشاورت اور دفاعی ریسرچ میں تعاون کی بات کی گئی ہے۔ اس اعتبار سے یہ کوئی ایسا اہم سمجھوتہ نہیں ہے لیکن اس کی یہ اہمیت قرار دی جاسکتی ہے کہ بھارت اور امریکہ کے درمیان جو تعلقات برسوں سے سرد مہری کا شکار تھے وہ اب دوستی کی سمت چل پڑے ہیں۔ اس سفر کے آغاز کو تاریخی ضرور قرار دیا جاسکتا ہے۔

بھارتی صحافی نے کہا کہ امریکہ یہ چاہتا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان جو چپقلش جاری ہے وہ جنگ کے مرحلے تک نہ پہنچ جائے اور امریکہ کے دونوں ملکوں کے ساتھ ایسے تعلقات ہوں کہ اگر دونوں ملکوں کے درمیان کسی مرحلے پر جنگ کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اسے بروقت روکا جاسکے اور امریکہ دونوں ملکوں پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے انہیں روک سکے۔

امریکہ اس کوشش میں بھی ہے کہ پاکستان اور بھارت کو مذاکرات کی میز پر بٹھا دیا جائے۔ اگرچہ سردست اس بارے میں کوئی بات واضح طور پر سامنے نہیں آئی لیکن امریکہ کی طرف سے کشمیر کے مسئلے پر ثالثی کی پیشکش اور بھارت کا اسے تسلیم کرلینا بتاتا ہے کہ پاکستان اور بھارت مذاکرات کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری کا یہ بیان بھی اہمیت کا حامل ہے کہ امریکہ کو جنوبی ایشیا کے ممالک میں بڑھتی ہوئی مذہبی انتہا پسندی سے تشویش ہے۔ اس سے امریکہ کا کسی خاص طرف اشارہ ہے یا نہیں؟ اس بارے میں بھارتی صحافی نے بتایا کہ ان کے خیال میں اس کا اشارہ پاکستان اور بھارت میں عمومی صورت حال کی طرف ہے کیونکہ پاکستان میں مذہبی انتہاپسندی سے فرقہ وارانہ تصادم ہو رہا ہے جبکہ بھارت میں بھی ایسی ہی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ امریکی وزیر دفاع کا کسی خاص سمت اشارہ نہیں ہے۔ تاہم ایسے واقعات کا کشمیر پر جو اثر ہو رہا ہے اس کی طرف ان کا اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

☆○☆

## افغان صدر کے حکمت یار سے مذاکرات

افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کے ایک تین رکنی وفد نے گذشتہ دنوں اپنے سب سے بڑے حریف انجینئر گلبدین حکمت یار سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا اہتمام پاکستانی آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل اور ایک سوڈانی وفد کی کوششوں سے کیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ کابل اور افغانستان کے دیگر شہروں میں صدر ربانی اور وزیر اعظم حکمت یار کے گروپوں میں خونریز لڑائی کئی سال سے جاری ہے اور روسی فوج کے افغانستان چھوڑنے کے بعد بھی اس ملک کو امن نصیب نہیں ہو سکا۔

ماضی میں دونوں گروپوں کے درمیان کوئی رابطہ نہ تھا۔ اقوام متحدہ سمیت کئی امن کوششیں ناکام ہوتی رہیں۔ اب صدر ربانی کے وفد کی حکمت یار سے ملاقات کے بعد صدر ربانی نے حکومت چھوڑنے کا عندیہ دیا ہے۔ صدر ربانی کے تقرر کی میعاد ختم ہو چکی ہے مگر کوئی نیا سیٹ اپ ابھی تک تجویز نہیں ہو سکا۔

اقوام متحدہ کے نمائندہ محمود مستیری نے فریقین سے گفتگو کے بعد ایک معاہدہ طے کیا ہے اگر اس پر پوری سنجیدگی سے اور پوری ذمہ داری سے عمل کر لیا گیا تو یہ افغانستان کے امن اور نتیجہ اس پورے خطے کی ترقی اور خوشحالی کے لئے نیک فال ہو گا۔ افغانستان اپنی جغرافیائی پوزیشن کی وجہ سے وسط ایشیا کی ریاستوں اور مشرقی ایشیا کے دیگر ممالک کے درمیان رابطہ ہے۔ مگر بدامنی کی وجہ سے یہ راستہ اختیار نہیں کیا جاسکا جس کی وجہ سے کئی تجارتی منصوبے شروع نہیں کئے جاسکے۔

☆○☆

## صدر اسد کے دوست کی خفیہ ملاقات

فلسطینی اور اردنی قیادت کے افراد نے اسرائیل سے امن سمجھوتے سے پہلے آپس میں کئی خفیہ ملاقاتیں کیں چنانچہ جب امریکہ میں صدر کلنٹن نے فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان خود مختاری کے حصول کا امن سمجھوتہ کروایا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ ان کی پہلی ملاقات ہے؟ تو دونوں لیڈروں یاسر عرفات اور وزیر اعظم رابن نے اعتراف کیا کہ وہ دونوں اس سے قبل کئی بار خفیہ طور پر مل چکے ہیں۔ شاہ حسین نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

معلوم ہو رہا ہے کہ اب ایسا ہی شام اور اسرائیل کے درمیان بھی ہو رہا ہے۔ صدر اسد کے ایک شامی تاجر دوست نے اسرائیل کے وزیر خارجہ سے خفیہ ملاقات کی۔ جب اسرائیلی وزیر خارجہ سے اس ملاقات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے تردید نہیں کی لیکن اقرار بھی نہیں کیا۔ یعنی اس پر چپ رہے۔

☆○☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## نکاح

○ مکرمہ عصماء بنت بشیر احمد خان صاحب دہلی گیٹ لاہور کا نکاح مکرم سید عبدالکریم شاہ صاحب ابن مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب دہلی گیٹ لاہور سے بعوض بیس ہزار حق مہر پر مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۶-۱-۹۵ کو پڑھا۔ سید عبدالکریم شاہ صاحب حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب رفیق بانی سلسلہ کا پوتا ہے اور عزیزہ عصماء ان کی پڑنواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

## ٹارگٹ وعدہ جات

## تحریک جدید

○ یہ امر موجب مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشنہائے بیرون میں غیر معمولی توسیع و ترقی ہو رہی ہے اس کے ساتھ سال بہ سال اخراجات کا بڑھنا بھی لازمی امر ہے۔ اس عالمگیر کار خیر کے لئے جس قدر مالی قربانی پاکستانی جماعتوں کے لئے ازبس ضروری ہوتی ہے۔ وہ بحصہ رسدی تقسیم کر دی جاتی ہے اور اس کی اطلاع بصورت ٹارگٹ ہر جماعت کو بھجوا دی جاتی ہے۔ اس سال گذشتہ سال کی نسبت ۱۵ فیصد اضافہ مطلوب ہے۔

اندریں صورت اگر کوئی جماعت اپنا ٹارگٹ پورا نہیں کر پاتی تو مجموعی ضرورت متاثر ہوگی۔ جو کسی مخلص کو گوارا نہ ہوگی۔ اس لئے عہدیداران جماعت اپنا اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش فرمایا کریں۔ اس سلسلہ میں۔

۱۔ ہر فرد جماعت کو شامل کریں (بشمول مستورات و بچگان)

۲۔ ہر وعدہ کو کم از کم معیار پر لانے کی کوشش کی جائے۔ یہ کم از کم معیار سالانہ آمد کے ساٹھویں حصہ کے برابر ہے۔

۳۔ معاونین خصوصی کی تعداد کو بڑھانے پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی جائے۔

۴۔ احباب جماعت کو فوت شدہ بزرگوں کی طرف سے وعدے پیش کرنے کی تلقین بھی کی جائے۔

۵۔ مجموعی طور پر گذشتہ سال سے کم از کم ۱۵ فیصد اضافہ عمل میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

بگوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

وکیل المال اول تحریک جدید

## گمشدہ طلائی کانٹا

○ ایک عدد طلائی کانٹا (جھمکا) مورخہ ۱۳-۱-۹۵ کو بیت الاقصیٰ میں جمعہ کی ادائیگی کے دوران یا بیت الاقصیٰ سے دارالعلوم وسطی کے درمیانی راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو براہ کرم مکرم صدر صاحب عمومی کو پہنچا کر مشکور فرمائیں۔

## وقف جدید کا نیا سال مبارک ہو

خداتعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۴۔ جنوری ۹۵ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال ۱۹۹۵ء کے افتتاح کا اعلان فرمادیا ہے اور اس موقع پر تمام پاکستانی جماعت ہائے احمدیہ نے یہ نہایت پر مسرت نوید۔ نئے سال کی خوشخبری بھی سنی کہ اختتام پذیر ہونے والے سال ۱۹۹۴ء میں وقف جدید کے مالی جہاد کی عالمی دوڑ میں جماعت احمدیہ پاکستان نے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پاکستان کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت اور مستقبل کی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور خاص طور پر حضرت صاحب نے وقف جدید کے جس عالمگیر کردار اور جن اہداف کی نشان دہی فرمائی ہے خدا کرے کہ وقف جدید کے پاکستانی مجاہدین نئے سال کے دوران بھی اپنے مقام اور اعزاز کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صاحب کی توقعات پر پورا اتریں اور خداتعالیٰ کے ان گنت فضلوں کے وارث بنیں۔ اے خدا تو ایسا کر۔

(قائد وقف جدید- مجلس انصار اللہ پاکستان)

## امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

## مرکز عطیہ خون

○ مرکز عطیہ خون ربوہ میں خداتعالیٰ کے فضل سے ایڈز (AIDS) جیسی خطرناک بیماری کی تشخیص کے لئے ایڈز ٹیسٹ نہایت مناسب چارجز کے ساتھ کرنے کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے۔ کسی مریض کے لئے یا انتقال خون سے پہلے یہ ٹیسٹ کروانا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

خون کا عطیہ لینے سے پہلے دیگر اہم ٹیسٹ جو انتقال خون سے پہلے کئے جانے لازمی ہوتے ہیں ان کا بھی معقول انتظام ہے اور خون کو محفوظ رکھنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

مرکز عطیہ خون احاطہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں واقع ہے اور آج کل اس کے اوقات کار صبح 9 بجے سے 1 بجے تک اور شام 5 بجے سے 9 بجے تک مقرر کئے گئے ہیں۔ اس دوران ٹیلی فون پر بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے جس کا نمبر 212312 ہے۔

(صدر کمیٹی مرکز عطیہ خون)

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔**
**مندرجہ ذیل وصایا**
**مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔**

**سیکرٹری**
**مجلس کارپرداز۔ ربوہ**

**مسل نمبر ۲۹۸۴۲** میں راضیہ سرفراز زوجہ چوہدری سرفراز احمد خان قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۴ صدر انجمن احمدیہ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۹۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۲۱ تولہ مالیتی ۷۳۵۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راضیہ سرفراز کوارٹر نمبر ۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ چوہدری سرفراز احمد خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ محمد نواز باجوہ وصیت نمبر ۲۱۳۱۶

**مسل نمبر ۲۹۸۴۳** میں بشیر احمد شاد ولد شیخ محمد علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن متیلا ضلع مظفر گڑھ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۸-۹۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ ۴۸۔ ایکڑ واقع موضع متیلا ضلع مظفر گڑھ پاکستان مالیتی تیس لاکھ روپے (۲) پلاٹ برقبہ ۲۔ کنال واقع مظفر گڑھ شہر پاکستان مالیتی دو لاکھ روپے (۳) چار ۴ کنال کا پلاٹ واقع بوسن روڈ ملتان مالیتی تین لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۳۰۰۰ ڈالر سالانہ بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ........ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد شاد ساکن متیلا ضلع مظفر گڑھ پاکستان حال کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵ گواہ شد نمبر ۲ ناصر احمد (صوفی) ساکن کینیڈا۔

**مسل نمبر ۲۹۸۴۴** میں محمد اختر حفیظ ولد مولوی ابوالحسن قوم سید پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۹۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰ ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اختر حفیظ اسکاربرو کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ محمود عالم ملک کینیڈا

بقیہ صفحہ ۱

ذریعہ ہے جو سب سے بڑا اور یقینی ہے اس سے میرا مطلب یہ نہیں کہ دیگر ذرائع سے کام نہ لیا جائے۔ کیونکہ جو لوگ دیگر ذرائع سے کام نہیں لیتے ان کی دعا بھی قبول نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ ۱۶۔ جون ۱۹۱۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 17- جنوری-1995ء**
دھوپ نکلی ہے سردی جاری ہے
درجہ حرارت کم ازکم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 12 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل ہونے کے قریب ہے۔ پاکستان نے کشمیر پر اپنا موقف دنیا پر واضح کردیا ہے۔ ایٹمی پروگرام پر سمجھوتے یا اسے رول بیک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ڈس انفارمیشن پھیلانے والوں کو مایوسی ہوگی۔ انہوں نے ارکان قومی اسمبلی سے باتیں کرتے ہوئے کہاکہ سابق حکومت کی ناقص پالیسیوں کے باعث ملک مسائل کی آماجگاہ بن گیا تھا اللہ نے ہمیں ملکی بقا کے تحفظ میں سرخرو کیا۔ انہوں نے کہاکہ رمضان المبارک سے قبل ہی مہنگائی پر قابو پالیا جائے گا۔

○ بے نظیر حکومت کے ختم ہونے کے بارے میں لوگوں کے درمیان شرطیں لگائی گئی تھیں۔ اس کے لئے ۱۶جنوری ۱۹۹۵ء آخری ڈیڈلائن مقرر کی گئی تھی۔ یہ تاریخ گزرنے جانے پر شرطوں پر لگائی گئی کروڑوں روپے کی رقوم لوگ ہار گئے۔ کروڑوں روپے جیتنے والوں کے ہاں رات بھر جشن ہوتے رہے۔ کراچی اور لاہور میں مشہور سٹے بازوں اور سرمایہ کاروں نے شرطیں لگا رکھی تھیں۔

○ پنجاب میں فرقہ وارانہ تشدد میں ملوث افراد کی فوری گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے پنجاب کے گورنر اور وزیر اعلیٰ نے ایوان صدر میں صدر لغاری سے الگ الگ ملاقاتیں کیں گورنر نے فرقہ وارانہ منافرت میں شامل رہنماؤں کی طویل فہرست پیش کی جس پر ان کی گرفتاری کا فیصلہ کیا گیا۔

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا محمد اعظم طارق نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ صوبے میں اب تک مذہبی قتل کی جتنی بھی وارداتیں ہوئی ہیں ان میں تحریک جعفریہ پاکستان اور سپاہ صحابہ کے ۹۰ فیصد لوگ ملوث ہیں اور صرف دس فیصد لوگ ایسے ہیں جو کسی بیرونی امداد سے یہاں مذہبی قتل کی وارداتوں میں ملوث ہوتے ہوں گے۔ پنجاب اسمبلی ہاسٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہاکہ دونوں تنظیموں کے درمیان برابری اور مساوات کی بنیاد پر حکومت مذہبی فسادات ختم کرانے کے لئے جو بھی اقدام کرے ہم اس کی تائید اور حمایت کریں گے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ مذہبی طور پر ایسے پرچار کو فی الفور بند کردیا جائے جس سے دوسروں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ انہوں نے کہاکہ بریلوی اور اہل حدیث مکتبہ فکر کے لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔

○ ملتان میں وکلاء پر تشدد کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے صوبہ بھر میں وکلاء نے ہڑتال کی اور عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ یوم سیاہ بھی منایا جا رہا ہے۔ کچہریوں میں سیاہ پرچم لہرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ملتان کی انتظامیہ کی معطلی تک احتجاج جاری رکھنے کے اعلان کیا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اور سابق رکن قومی اسمبلی محمد احمد مانیکا کی سات سال کی نااہلیت کو سپریم کورٹ نے کالعدم قرار دے دیا ہے۔ نااہلی کے باعث وہ ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں حصہ نہ لے سکے تھے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے مبینہ طور پر نااہلی آرڈی ننس پر شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میرے اختیارات چھین کر صدر کو دیئے جا رہے ہیں۔ سپیکر کے خلاف پہلے ہی ایسے اختیارات موجود ہیں کہ وہ ہنگامہ آرائی کرنے والے رکن کو نکال سکتا ہے۔ اس آرڈی ننس سے میرا وقار مجروح ہوا ہے۔ سپیکر نے یہ باتیں اپوزیشن اراکین قومی اسمبلی سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔ بتایا گیا ہے کہ سپیکر نے حکومت پر کھلی تنقید شروع کردی ہے۔ ایک شادی کی تقریب میں انہوں نے کہاکہ وزیر اعظم نے مجھے کہا جاوید ہاشمی پر پابندی لگادو۔ میں نے کہا ایسا نہیں کرسکتا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ گوادر کی ایک انچ زمین بھی کسی کو فروخت نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہاکہ فشنگ پلانٹ میں شرکت کے معاملے کو فروخت قرار دیا جارہا ہے۔

○ ایک اطلاع کے مطابق گوادر میں امریکی اڈے کے قیام کے لئے جگہ کا انتخاب کرلیا گیا ہے۔ امریکی سفیر دو مرتبہ علاقے کا دورہ کر چکے ہیں۔ امریکہ نے اومان کے ذریعے اڈے قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے فجر اور عشاء کے وقت لوڈ شیڈنگ نہ کرنے کی ہدایت کردی ہے۔

○ صدر لغاری نے اعلان کیا ہے کہ کالاباغ ڈیم بھی بنائیں گے اور بھاشا ڈیم بھی بنے گا۔ سرحد اور سندھ کو کالا باغ ڈیم سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ مہنگائی کو کنٹرول نہ کیا گیا تو یہ پاکستان کے لئے مصیبت بن جائے گی۔ انہوں نے کہاکہ زکوٰۃ فنڈ کھانے والے دینی مدرسوں کے منتظمین کو سزادی جائے۔ راکٹ لانچروں والے دندناتے پھر رہے ہیں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ سندھ میں امن وامان کی صورت حال اطمینان بخش ہے۔ صوبے میں بلدیاتی انتخابات سے قبل مردم شماری کا معاملہ طے کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات جاری ہیں۔

○ حبیب اللہ کیس میں وکیل صفائی مسٹر اعجاز حسین بٹالوی نے کہاکہ ہم عدالت کے روبرو بکواس کررہے ہیں اور عدالت بکواس کے لئے وقت دے رہی ہے۔ یہ ضمانتوں کا کیس ہے مگر اسے مقدمے کی باقاعدہ سماعت بنا دیا گیا ہے۔ میں بے کار باتیں کہہ رہا ہوں مگر حکومت کی طرف سے بھی بے کار باتیں ہو رہی ہیں۔

○ بھارت اور امریکہ کے درمیان تجارتی تعاون کا بھی معاہدہ ہوگیا ہے ایک ہفتے کے دوران دونوں ملکوں کے درمیان یہ بڑا سمجھوتہ ہے۔ نجی شعبے میں تعلقات بڑھانے کے لئے بھی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بینکوں' واپڈا' ٹیلی فون اور گیس کے بقایاجات ادا نہ کرنے والوں کے خلاف فوجداری مقدمات قائم کئے جائیں گے۔

○ قومی اسمبلی کے اجلاس میں حکومت اور اپوزیشن کے ارکان میں تلخ کلامی ہوئی اور ایک دوسرے کو دھمکیاں دی گئیں۔ عبدالکریم داجا نے گوہر ایوب کا نیکر اتارنے کی بات کی۔ ڈپٹی سپیکر نے نام لے کر تنبیہہ کی۔ رضا ربانی نے سخت جملے ادا کئے مگر سپیکر نے مائیک نہیں دیا۔ افتخار گیلانی نے کہاکہ میں رضا ربانی سے ہر جگہ نمٹ سکتا ہوں۔ گوہر ایوب کی تلخ کلامی پر ڈاکٹر شیر افگن نے کہاکہ ڈکٹیٹر کے بیٹے اسی زبان میں بات کر رہے ہیں۔

○ ممتاز جریدے ایشیا ویک نے کہا ہے کہ جنرل عبدالوحید نے خود کو سیاست سے الگ کر رکھا ہے۔ اب ایشیائی ممالک میں فوج کا عمل دخل کم ہو رہا ہے۔ تھائی لینڈ میں فوج نے ۱۸ مرتبہ حکومت کا تختہ الٹا۔

○ برطانوی اخبار نے لکھا ہے کہ امریکی وزیر دفاع ولیم پیری نے پاکستان میں سفارتی شعبدہ بازی کا کمال دکھا دیا ہے۔ امریکہ اور بھارت کے درمیان معاہدے سے ایشیا میں طاقت کا توازن تبدیل ہو سکتا ہے۔ اب بھارت چھوٹے ممالک کے لئے خطرہ بنا رہے گا۔ امریکہ پاکستان اور بھارت کا ایٹمی پروگرام منجمد کرانے میں ناکام رہا ہے۔

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

سرزمین پر معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۳۰۳۴۴